

جمہوریہ - ند اور روسی وفاق کا سینٹ پیٹرز برگ اعلانیہ: 1 ویں صدی کے لئے ایک نظریاتی خاکہ

Posted On: 02 JUN 2017 3:49PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 2 جون، ہم یعنی بھارت اور روس کے رہنما اس سال کے دوران جوہمارے دونوں ممالک کے مابین سفارت کارانہ تعلقات کے استوار ہونے کی سترویں برسی کی علامت داری باہمی اعتماد اور منفرد تعلقات کی دو عظیم طاقتوں کے مابین ایک نادر مثال ہیں۔ ہمارے تعلقات سیاسی تعلقات، سلامتی، تجارت اور تبادلے اور غیرملکی پالیسی سمیت تعاون کے تمام شعبوں پر احاطہ کرتے ہیں اور دونوں ممالک کے قومی مفادات کے تحفظ میں معاون میں اور مزید پر امن اور منصفانہ بنیادوں پر قائم عالمی نظام کے قائم کے لئے بھی حمایتی ہیں۔

ہمارے تعلقات باہمی عمیق رواداری اور احترام کے حامل ہیں اقتصادی اور سماجی ترقیات اور خارجہ پالیسی میں بھی ہمارے تعلقات کی نوعیت ایسی ہی ہے ہم امن اور سلامتی کو یقینی بنانے کے لئے یکساں نظریہ رکھتے ہیں ہم ایک ایسا عالمی ڈھانچہ کھڑا کرنا چاہیے جس سے ثقافتی اور تہذیبی گونا گونی کا اظہار ہوساتھ ہی ساتھ بنی نوع انسان کی قوتوں کو بھی استحکام حاصل ہو۔ بھارت - روس کے تعلقات وقت کی کسوٹی پر کھڑے اترے ہیں اور خاص دباؤ کا اثر قبول نہیں کرتے۔

روس نے جدوجہد آزادی میں بھارت کو پورے خلوص کے ساتھ اپنا تعاون دیا تھا نیز خود کفالت کے حصول میں بھی مدد کی تھی۔ اگست 1971 ہمارے ممالک نے امن دوستی کے معاہدے پر دستخط کئے تھے ہمسائیگی اور پر امن بقائے باہمی کے بنیادی اصول شامل تھے۔ دو دہوں کے بعد جنوری 1993 میں بھارت اور روس میں دوستی اور تعاون کے نئے معاہدے کی تجاویز کی از سر نو تصدیق کی اور ان کی لازمییت اور افادیت کو تسلیم کیا۔ روسی وفاق اور جمہوریہ ہند کی جانب سے 3 اکتوبر 2000 کو کلیدی شراکت داری کے موضوع پر جو اعلانیہ منظر عام پر آیا اس نے باہمی تعلقات کو نئی جہت عطا کی۔ اس میں بین الاقوامی امن و سلامتی کو یقینی بنانے کے لئے تال میل کرنے نیز اقتصادی ثقافتی، تعلیمی اور دیگر شعبوں میں قریبی تعاون پیدا کرنے کی بات بھی کہی گئی تھی۔ یہ شراکت داری 21 دسمبر، 2010 کو مزید بلندیوں پر پہنچی اور خصوصی کلیدی شراکت داری کا راستہ ہموار ہوا۔

بھارت - روس تعلقات کی جامع ترقیات کو مزید تقویت دینا دونوں ممالک کی خارجہ پالیسی کی واضح ترجیح ہے۔ ہم مختلف شعبوں میں بڑے پیمانے کے اقدامات کر کے اپنے تعاون کے امکانات کو وسیع کرتے رہیں گے اور اپنے باہمی ایجنڈے کو وسیع اور مالا مال کریں گے تاکہ یہ مزید نتیجہ خیز بن سکے۔

بھارت اور روس کی معیشتیں توانائی کے شعبے میں ایک دوسرے کی ضروریات کا متبادل پیش کرتی ہیں ہم اپنے دونوں ممالک کے مابین ”تعاونی پل“ کی تعمیر کے لئے کوشاں رہیں گے اور توانائی تعاون، نیوکلیائی، ہائیڈروکاربن، ہائیڈل، قابل اہیاتوانائی وسائل کے تمام شعبوں میں اپنے شعبوں کو وسعت دیتے رہیں گے اور توانائی کی اثر انگیزی بڑھائیں گے۔

بھارت اور روس متفقہ طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ قدرتی گیس کا عام استعمال ایک اقتصادی موثر اور ماحول دوست ایندھن کے استعمال کا طریقہ ہے جو عالمی توانائی منڈی میں اس کا ایک اہم جز بن گیا ہے اس کی مدد سے گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو خاطر خواہ طور پر کم کیا جاسکتا ہے اور اس کی مدد سے موسمیاتی تبدیلیوں کے ضمن میں طے پائے پیرس معاہدے کی تجاویز کی تکمیل کی جاسکتی ہے اور بھی گیر اقتصادی ترقی حاصل ہوسکتی ہے۔

نیوکلیائی توانائی کے پر امن استعمال میں تعاون ہمارے دونوں ممالک کے مابین کلیدی تعلقات اور شراکت داری کی ایک کسوٹی ثابت ہوئی ہے اس نے بھارت کی توانائی سلامتی میں اپنا تعاون دیا ہے اور وسیع تر سائنسی تعاون اور تکنالوجی کا راستہ ہموار کیا ہے۔ طرفین کی جانب سے کی جانے والی مربوط کوششوں کے نتیجے میں سول نیوکلیائی شراکت داری میں ایک واضح کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ کدن کلم پروجیکٹوں میں نیوکلیائی پروجیکٹوں کو ترقی دینے اور اسے بھارت کے وسیع ترین توانائی مرکز میں بدلنے میں بھی مدد ملی ہے۔

(م ن - ص)

U-2531

(02.06.17)

